مخصوص ایام میں عورت کا دینی کتب (تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ) کو چھونے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar :12441 تاریخ: 13-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت حالت حیض میں قرآن پاک کے علاوہ بقیہ کتب دینیہ، مثلا: حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے لیے حیض کے ایام میں حدیث، فقہ، تصوف وغیرہ کتب دینیہ کو بلاحائل چھونا، مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے، کیونکہ کتب دینیہ میں قرآن پاک کی آیات موجود ہوتی ہیں۔ البتہ دینی کتابوں کو کسی کپڑے، قلم وغیرہ سے یا دستانے پہن کر چھونا، بلاکراہت جائز ہے۔ یہ حکم قرآن پاک کی تفسیر کے علاوہ دیگر دینی کتب کا ہے۔

قرآن پاک کی تفسیر چھونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تفسیر مفصل نہ ہو یعنی اس میں آیات قرآنیہ کی مقدار تفسیر کی بہ نسبت زیادہ ہو، اور اسے قرآن ہی کہا جاتا ہو، جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان، نور العرفان وغیرہ تو ایسی تفاسیر کو چھونے کا حکم قرآن پاک چھونے کی طرح ہے یعنی ایسی تفاسیر کو حیض کی حالت میں چھونا، گناہ ہے۔ اور اگر تفسیر مفصل یعنی اس میں تفسیر

کی مقدار آیت قرآنیہ کے مقابلے میں زیادہ ہو، اور اس کتاب پر لفظ قرآن کا اطلاق نہ ہو، بلکہ مستقل طور پر اس کا الگ سے نام ہو، مثلا: تفسیر کبیر، روح البیان، صراط الجنان وغیرہ تو ایسی مفصل کتب تفسیر کو ناپاکی کی حالت میں چھونے کا وہی حکم ہے جو تفسیر کے علاوہ بقیہ دینی کتب کو چھونے کا حکم ہے یعنی بلا حائل چھونا، مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے، اور کسی واسطے سے ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

نیز یہاں یہ بھی یاد رہے کہ حیض کے دوران کتب دینیہ اور مفصل تفاسیر میں جہاں آیت مبارکہ لکھی ہو، تو آیت کے اوپر اور عین اس کے پیچھے والے حصے کو چھونا، جائز نہیں ہے۔

بنایہ، تبیین الحقائق اور فتاوی ہندیہ وغیرہ کتب فقہ میں ہے: " ویکرہ لھم مس کتب الفقہ والتفسیر والسنن لأنھا لا تخلو عن آیات من القرآن، ولا بأس بمسھا بالکم بلا خلاف " ترجمہ: اور ان (حائضہ، نفاس والی، جنبی) کے لیے کتب، فقہ، (مفصل) تفسیر اور احادیث کی کتابوں کو بلا حائل چھونا، مکروہ ہے، کیونکہ یہ کتب قرآن پاک کی آیات سے خالی نہیں ہوتی۔ اور آستین وغیرہ کے ساتھ چھونے میں متفقہ طور پر کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 58، مطبوعہ بیروت)

قرآن پاک اور مختصر تفسیر کو چھونے کے متعلق سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں ارشاد فرمایا: " مُحدِث کو مصحف چھونا مطلقا حرام ہے، خواہ اس میں صرف نظم قرآن عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ وتفسیر ورسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہوگا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہذا حاشیہ

مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ1074، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو، تو حَرَج نہیں، مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔"

(بہارشریعت، جلد1، صفحہ327، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حائضہ اور جنبی وغیرہ کے لیے کتب دینیہ میں جہاں آیت قرآنیہ ہو، اس کے اوپر اور پیچھے ہاتھ لگانا، ناجائز ہے، چنانچہ اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلاوضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ366، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

28ربیع الثانی1445ھ/13نومبر2023ء